چوتھے مرحلے کی پولنگ میں 1717 امیدوار میدان میں

2024 کے لوک سبھا الیکشن میں چوتھے مرحلے میں آندھرا پردیش ، بہار ، جموں وکشمیر، جھارکھنڈ ، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، اڈیشہ، تلنگانہ اور اتر پردیش کی سیٹوں پر الیکشن ہوگا۔ 13 تاریخ کو پولنگ ہوگی اور 4 جون کو انتخابات کے نتائج آئیں گے۔ کل ملا کر چوتھے مرحلے میں 10 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں پولنگ ہوئی۔

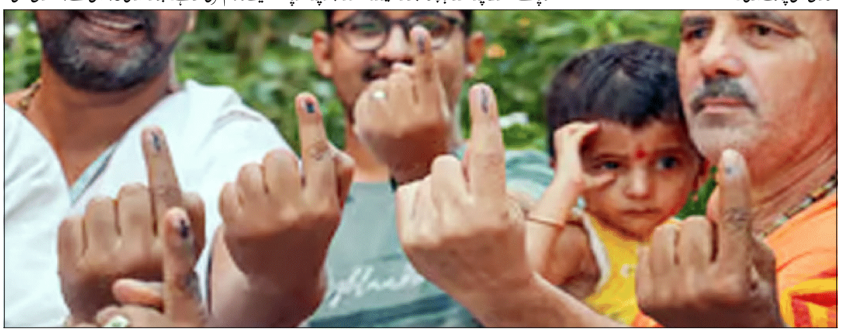

جنوبی ہند کی ایک اور ریاست تلنگانہ میں 17 پارلیمانی سیٹوں پر الیکشن ہونا ہے۔ یہ سیٹیں عادل آباد بھومگیر ، چوبیلا، کھمم ، محبوب آباد ، محبوب نگر، ملکا گیری ، میڈک ناگا کرنو ، کرنول ، ناگلگونڈہ، نظام آباد، پیڈا پلی ، سکندر آباد ، وارنگل اور ظاہرہ آباد شامل ہیں۔ الیکشن کمیشن کی اطلاع کے مطابق کی 25 سیٹوں کے لیے 454 امیدوار میدان میں ہیں، جبکہ بہار میں پانچ سیٹوں کے لیے 55 امیدوار میدان میں ہیں، اسی طرح جموں وکشمیر میں ایک سیٹ کے لیے 24 امیدوار میدان میں ہیں۔

خیال رہے کہ لوک سبھا کے انتخابات 7 مرحلوں میں کرایا جارہا ہے۔ انتخابی عمل کی شروعات 19 پریل سے ہوئی تھی اس کے بعد 26 اپریل ، 7 مئی، 13 مئی، 20 مئی، 25 مئی اور یکم جون کو پولنگ کی تاریخیں طے ہوئی تھیں ۔ 543 سیٹوں کے نتائج 4 جون کو آنے شروع ہوں گے۔

تفصیلات کے مطابق آندھرا پردیش میں لوک سبھا کے تمام 25 پارلیمانی سیٹوں پر الیکشن ہوگا۔ یہ پارلیمانی حلقے آمالا پورم، اناکا پالے، اننتھ پور، آرکو، بابٹلا، چتوڑ، ایلورو، کنکلور، ہندپور، کڈپا وجے واڑہ، وشاکھاپٹنم ، ویزیانہ گرام میں الیکشن ہونے ہیں۔ اس کے علاوہ بہار کی 40 میں سے پانچ سیٹوں پر الیکشن ہوں گے۔ اس میں بیگو سرائے، دربھنگہ، موتیہاری، سمستی پور اور اجایا پور ہیں۔ اس کے علاوہ حساس ریاست و مرکز کے زیر انتظام کشمیر میں پانچ میں سے ایک سیٹ پر الیکشن ہوگا۔ جس سیٹ پر 13 مئی کو الیکشن ہونا ہے اس سیٹ کا نام سری نگر ہے۔ جھارکھنڈ کی 15 میں سے 4 سیٹوں کھنٹی، کھنڈوا، کھرگون، مندسور، رتلام اور اجین میں ووٹ ڈالے جائیں گے۔ اسی طرح اڈیشہ کی 48 میں سے 11 سیٹوں پر الیکشن ہوگا اس میں برہام پور، کالا ہانڈی، کوراپور، نابارنگ پور شامل ہیں۔

جنوبی ہندوستان کی ایک اور ریاست تلنگانہ میں 17 پارلیمانی سیٹوں پر الیکشن ہونا ہے۔ یہ سیٹیں عادل آباد بھومگیر، چوبیلا، کھمم محبوب آباد، محبوب نگر، ملکا گیری، میڈک ناگا کرنو ، کرنول ، ناگلگونڈہ، نظام آباد، پیڈا پلی، سکندر آباد، وارنگل اور ظاہرہ آباد شامل ہیں۔ الیکشن کمیشن کی اطلاع کے مطابق آندھرا پردیش کی 25 سیٹوں کے لیے 454 امیدوار میدان میں ہیں، جبکہ بہار میں پانچ سیٹوں کے لیے 55 امیدوار میدان میں ہیں، اسی طرح جموں وکشمیر میں ایک سیٹ کے لیے 24 امیدوار میدان میں ہیں۔ وہیں جھارکھنڈ میں 4 پارلیمانی حلقوں کے لیے 45 امیدوار میدان میں ہیں، جبکہ مدھیہ پردیش کی 8 سیٹوں کے لیے 74 امیدوار میدان میں ہیں، وہیں مہاراشٹر کی 11 سیٹوں کے لیے 258 امیدوار میدان میں ہیں۔ اسی طرح اڈیشہ 4 سیٹوں کے لیے 37 امیدوار میدان میں ہیں اور تلنگانہ میں پارلیمنٹ کی 17 سیٹوں کے لیے 525 امیدوار میدان میں ہیں۔ اتر پردیش کی 13 سیٹوں میں 130 امیدوار اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔ مغربی بنگال کی آٹھ پارلیمانی سیٹوں پر سے 75 امیدوار اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔

لہار ڈاگا، پلامو اور سنتھم ہیں۔ وسطی ہندوستان کی ریاست میں مدھیہ پردیش کی 29 میں سے 8 سیٹوں دیواس، دھار، اندور، ، کاکی ناڑہ ، کرنول ، چھیلی پٹنم ، ناڈیال ، نارا سارو پیٹ، نرشا پورم، نیلور، اونگول، راجامنڈری، راجم پیٹ، سری کاکولم، ترپتی ،

اس طرح چوتھے مرحلے کے 96 پارلیمانی انتخابات میں 1717 امیدوار میدان میں ہیں۔

اوڈیشہ میں 17 کروڑ پتی اور 19 فیصد جرائم پیشہ امیدوار

چوتھے مرحلے کی ووٹنگ میں اڈیشہ کے امیدواروں میں 17 کروڑ پتی امیدوار ہیں۔ ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارم اے ڈی آر نے کہا ہے کہ اڈیشہ کے جو چار لیمانی حلقے 13 تاریخ کو پولنگ کے لیے جائیں گے ان میں سے 17 امیدوار ایسے ہیں جن کے اثاثوں کی مالیت ایک کروڑ سے زیادہ ہے۔ کل ملا کر چار لوک سبھا حلقوں میں 37 امیدوار میدان میں ہیں۔ یہ چار لیمانی حلقے نبرانگ پور، برہم پور، کوراپور اور کالا ہانڈی ہیں۔ ان چار حلقوں میں 86 فیصد امیدواروں نے جو اپنے اثاثوں کا اعلان کیا ہے ان میں سے 46 فیصد کروڑ پتی ہیں۔ بی جے پی اور بی جے ڈی کے

کالا ہانڈی دنیا کے نقشے پر بھکمری اور فاقہ کشی کے لیے بدنام ہیں اور وہاں کے بی جے پی کے امیدوار مالویکا دیوی سب سے امیر امیدوار ہیں۔ اس کے بعد برہام پور کے آزاد امیدوار وی چندر شیکھر کا نمبر آتا ہے۔ جن کے اثاثے 28.70 کروڑ کے ہیں۔ جبکہ بھارت وکاس پریشد کے امیدوار جو کہ برہام پور سے الیکشن لڑرہے ہیں ان کے اثاثے تقریباً 10 کروڑ کے ہیں۔

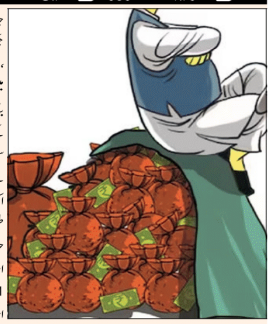

چار امیدوار کروڑ پتی ہیں جبکہ کانگریس کے امیدوار ، چار آزاد امیدوار اور ان میں سے ایک بھارتیہ بیکاش پریشد کا امیدوار کے علاوہ نابا بھارتو نرمانا سیوا پارٹی کے امیدواروں نے اپنے اثاثوں کی قیمت ایک کروڑ بتائی ہے۔ اس طرح کالا ہانڈی لوک سبھا حلقہ سے بی جے پی کے امیدوار کے پاس 41 کروڑ 89 لاکھ کے اثاثے ہیں۔ خیال رہے کہ کالا ہانڈی دنیا کے نقشے پر بھوکمری اور فاقہ کشی کے لیے بدنام ہیں اور وہاں کے بی جے پی کے امیدوار مالویکا دیوی سب سے امیر امیدوار ہیں۔ اس کے بعد برہام پور کے آزاد امیدوار وی چندر شیکھر کا نمبر آتا ہے۔ جن کے اثاثے 28.70 کروڑ کے ہیں۔ جبکہ بھارتیہ بیکاش پریشد کے امیدوار جو کہ برہام پور سے الیکشن لڑ رہے ہیں ان کے اثاثے تقریباً 10 کروڑ کے ہیں۔ اسی طرح اے ڈی آر نے کوراپٹ پارلیمانی حلقہ سے ایس یو سی آئی (سی) کے امیدوار پرملا بچاری کو مفلس ترین امیدوار قرار دیا ہے۔ پچاری کا کہنا ہے کہ ان سے پاس 20 ہزار 625 روپے ہی ہیں۔ اس کے علاوہ برہام پور لوک سبھا حلقہ سے بی جے پی کے امیدوار پردیپ کمار پانی گربھی نے بتایا ہے کہ ان کو 3.82 کروڑ روپے کی ادائیگی کرنی ہے۔ اسی طرح اب تک 38 فیصد امیدواروں نے جو اپنی تعلیمی استطاعت بتائی ہے اس کے مطابق 14 امیدوار پانچویں کلاس سے لے کر 12 کلاس تک پڑھے ہوئے ہیں۔ جبکہ ایک امیدوار نے اس بات کی اعتراف کیا ہے کہ وہ بہت ہی معمولی پڑھے ہوئے ہیں۔ 37 امیدواروں میں سے صرف 7 امیدوار خواتین ہیں۔ 10 فیصد امیدوار نے بتائی ہے کہ ان کی عمر 25 سال سے لے کر 40 تک ہے۔ جبکہ 23 امیدواروں نے بتایا ہے کہ ان کی عمر 41 سال سے 60 سال کے درمیان ہے۔ جبکہ 11 فیصد امیدواروں کی عمر 61 سے لے کر 70 سال کے درمیان ہے۔ 7 امیدواروں کا کہنا ہے کہ ان کے خلاف کریمنل کیس درج ہیں۔

مہاراشٹر: ماول پارلیمانی حلقے میں این سی پی اور شیوسینا میں سخت معرکہ

مہاراشٹر کی ماول پارلیمانی سیٹ پر پچھلی مرتبہ بڑے امیدوار الیکشن ہارے تھے اور یہ سیٹ ہارے ہوئے امیدواروں کی وجہ سے شہرت پائی تھی۔ اس سیٹ پر مہاراشٹر کے موجودہ ڈپٹی چیف منسٹر اجیت پوار کے بیٹے پارتھ پوار کو غیر منقسم شیوسینا کے طاقتور امیدوار شری رانگ برنے پوار نے ہرایا تھا۔ یہ وہ دور تھا جب اجیت پوار اپنے چچا شرد پوار کے ساتھ تھے۔ این سی پی میں تقسیم نہیں ہوئی تھی اور شیوسینا بھی متحد تھی۔ شیوسینا اور این سی پی ایک دوسرے کے خلاف الیکشن لڑرہی تھی ۔ موجودہ ممبر پارلیمنٹ شری رانگ برنے پارتھ پوار کو 2 لاکھ 75 ہزار سے زائد ووٹوں سے ہرایا تھا۔ اس وقت پوار خاندان کے لیے یہ ایک بہت بڑا جھٹکا تھا مگر آج پوار خاندان اور این سی پی دونوں منقسم ہیں اور مہاراشٹر میں شیوسینا ، اودھو ٹھاکرے، این سی پی شرد پوار، الگ الگ پارٹیاں ہوگئی ہیں۔ اودھو ٹھاکرے کی شیوسینا نے واگھیرے پاٹل کو ٹکٹ دیا ہے۔ اس طرح وہ ایم وی اے انڈیا بلاک کے امیدوار ہیں، جبکہ ایک اور پارٹی پرکاش امبیڈکر کی وبچت بہوجن اگاڑی نے مادھوی این جوشی کو ٹکٹ دیا ہے۔ اس وقت ماول پارلیمانی حلقے میں 33 امیدوار میدان میں ہیں۔ اجیت پوار کی این سی پی نے 2019 میں دوسرے نمبر پر

رہے پارتھ پوار کو ماں سینٹر اپوار کو الیکشن لڑانے کے لیے بارہ متی میں تعینات کیا ہے۔ یہ سیٹ ان معنوں میں اہم ہے کیونکہ اس سیٹ پر جو کہ ہمیشہ سے ہی پوار خاندان کا گڑھ رہی ہے۔

آج اس خاندان اور این سی پی کی خلفشار کا مرکز بن گئی ہے اور اس سیٹ پر اجیت پوار کی بیوی سینٹر اپوار اور شرد پوار کی دختر نیک اختر سپریہ سلے میں براہ راست آمنے سامنے کی ٹکر ہے۔ مہاراشٹر کے دونوں سیاسی محاذوں مہاوکاس اگاڑی (ایم وی اے) اور مہایوتی نے اس سیٹ کو کسی بھی حال میں جیتنے کے لیے جان ومال کی بازی لگادی ہے۔

موجودہ ممبر پارلیمنٹ شری رانگ برنے پارتھ پوار کو 2 لاکھ 75 ہزار سے زائد ووٹوں سے ہرایا تھا۔ اس وقت پوار خاندان کے لیے یہ ایک بھت بڑا جھٹکا تھا مگر آج پوار خاندان اور این سی پی دونوں منقسم ہیں اور مہاراشٹر میں شیو سینا ، اودھو ٹھاکرے ، این سی پی شرد پوار، الگ الگ پارٹیاں ہوگئی ہیں۔

ماول پارلیمانی سیٹ 2008 کی حد بندی کے بعد بنائی گئی تھی۔ اس سیٹ سے سب سے پہلے 2009 میں شیو سینا کے گجانند بابر کامیاب ہوئے تھے۔ اس کے بعد کانگریس سے باہر کیے گئے برنے نے شیوسینا کے ٹکٹ پر 2014 میں کامیابی حاصل کی تھی، جبکہ 2019 میں شیوسینا نے یہ سیٹ بآسانی جیت لی تھی۔ ماول پارلیمانی حلقہ شیوسینا کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ اس حلقے میں 6 اسمبلی سیٹیں ہیں۔ یہ 6 سیٹیں پونے اور رائے گڑھ اضلاع میں ہیں۔ دو دو سیٹوں پر این سی پی اور بی جے پی کا قبضہ ہوا ہے، جبکہ ایک اسمبلی سیٹ شیوسینا کے پاس ہے اور ایک حلقہ میں آزاد امیدوار جیتا تھا۔

ماول اسمبلی حلقہ میں این سی پی کے ایم ایل اے سنیل شیلکے ہیں، جبکہ پمپری محفوظ اسمبلی سیٹ پر اتادی بانسوڈے ہیں۔ بی جے پی نے پنول نانی سیٹ پر جیت حاصل کی تھی۔ وہاں پر پرشانت ٹھاکر ایم ایل اے ہیں جبکہ پنویل اڑا اسمبلی حلقہ میں اشونی ایل لکھپ نمائندگی کرتی ہیں۔ اشونی لکھپ اپنے شوہر کے انتقال کے بعد خالی ہونے والی سیٹ پر ضمنی انتخابات میں چنی گئی تھیں۔ یہ سیٹ بی جے پی کے پاس ہے۔ شیو سینا کے پاس کرجات سیٹ ہے اور مہندر تھروے یہاں سے ایم ایل اے ہیں۔ اس کے علاوہ اران اسمبلی حلقہ سے آزاد امیدوار مہیش بالڈی ہیں۔

مغربی بنگال میں کیا صرف بیانیہ پر الیکشن لڑا جارہا ہے؟

ویڈیو وار میں حکمراں ترنمول کانگریس اور اپوزیشن بری طرح الجھ گئیں

مغربی بنگال میں لوک سبھا الیکشن کی چار مرحلے کی پولنگ باقی ہے۔ حکمراں ترنمول کانگریس ریاست میں اپنے خلاف ابھرنے والے جذبات کو دبا اور الیکشن جیتنے کے لیے بیانیہ پر اپنی توجہ مرکوز کررہی ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے مغربی بنگال کے 25 ہزار 753 تدریسی اور غیر تدریسی اسامیوں پر تقرریاں منسوخ کردی تھیں اور اس معاملہ پر ترنمول کانگریس پر سخت الزامات لگ رہے تھے اور ان الزامات کے گھیرے میں ممتا بنرجی بھی آرہی تھیں۔ اس معاملہ پر اب سپریم کورٹ کا سامنے آنے کے بعد ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری ابھیشک بنرجی نے الزام لگایا تھا کہ عدالت فکسنگ کررہی ہے۔ دراصل کلکتہ ہائی کورٹ کے ڈیوژن بنچ نے حال ہی میں سی پی ایم کے راجیہ سبھا کے ممبر اور سینئر ایڈووکیٹ وکاس رنجن بھٹاچاریہ کی درخواست پر عدلیہ کے خلاف صادر کیے جارہے الزامات پر از خود نوٹس لینے کی درخواست کی تھی۔

ممتا بنرجی خود بھی اس بابت الزامات لگا رہی تھیں۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ جس انداز سے حکمراں ترنمول کانگریس الزامات لگا رہی ہیں اس سے معاملات اور خاص طور پر عدلیہ پر انگلیاں اٹھ رہی تھیں لیکن سپریم کورٹ کے فیصلے کے آنے کے بعد ریاستی سرکار کو فائدہ ہوا اور ریاستی سرکار نے سپریم کورٹ آف انڈیا کے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کے ذریعہ کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے پر لگائے گئے اسٹے کا خیر مقدم کیا۔ اس معاملہ پر ترنمول کانگریس نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کے آنے کے بعد جو بیانات دیے ہیں ان میں مثبتی باتوں کو نظر انداز کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے بھرتی کے عمل میں کچھ بے ضابطگیوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جن کو ترنمول کانگریس نظر انداز کر کے فیصلے اپنے بیانیہ کی فتح کو قرار دینے کی کوشش کررہی ہے۔ قانونی ماہرین کی رائے ہے کہ یہ سوچی سمجھی کوشش ہے کہ اس کے ذریعہ ایک عبوری اسٹے کو فتح کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ سپریم کورٹ نے حکم دیا تھا کہ ویسٹ بنگال اسکول سروس کمیشن اس بات کا پتہ لگائے کہ کیا 25 ہزار سے زائد ملازمتوں کی تقرریوں میں خامیاں ختم کرنے کے لیے کیا دوسرا مواد قابل غور ہے یا نہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ قانونی طور پر درست طریقے سے کی گئی تقرریوں کو اس وقت ہی درست قرار دیا جاسکتا ہے جب ویسٹ بنگال کا اسکول سروس کمیشن یوڈ مناسب طریقے سے ان تقرریوں کو صحیح درست قرار دے۔

کلکتہ ہائی کورٹ نے مغربی بنگال کے 25 ہزار 753 تدریسی اور غیر تدریسی اسامیوں پر تقرریاں منسوخ کردی تھیں اور اس معاملہ پر ترنمول کانگریس پر سخت الزامات لگ رہے تھے اور ان الزامات کے گھیرے میں ممتا بنرجی بھی آرہی تھیں۔ اس معاملہ پر اب سپریم کورٹ کا اسٹے آنے کے بعد ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری ابھیشک بنرجی نے الزام لگایا تھا کہ عدالت فکسنگ کررہی ہے۔

حکمراں پارٹی جس طرح ایک دوسرے معاملے پر سندیش کھالی میں جنسی طور پر پریشان کرنے والے معاملے پر بی جے پی کے بیانیہ کو غلط قرار دینے کی کوشش کررہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ یہ معاملہ صرف مغربی بنگال بی جے پی اچھال رہی ہے۔ ایک ویڈیو میں بی جے پی کے ایک لیڈر کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا جاسکتا ہے کہ مقامی ایک خاتون گنگا دھر کا کل نے اس کو یہ کام سونپا تھا کہ وہ متاثری سطح پر کچھ عورتوں کو اس معاملے میں آگے آنے کے لیے راضی کرلیں۔ اس معاملے میں مغربی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر شوبیندو ادھیکاری کا نام لیا جارہا ہے مگر گنگا دھر کا کل کا کہنا ہے کہ ترنمول کانگریس کے ذریعہ چلایا جارہا ویڈیو فرضی ہے اور ان کی آواز کو آرٹیفیشیل انٹلیجنس کے ذریعہ ان کی آواز کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ شوبیندو ادھیکاری نے سی بی آئی سے درخواست کی ہے کہ وہ اس معاملہ کی تفتیش کرے۔ بی جے پی کے لیڈر ترنمول کانگریس کے ذریعہ پھیلائی گئی عدالتی ادکامات کے بارے میں گمراہ کن پروپیگنڈے کو چیلنج کررہے ہیں مگر بی جے پی کی مخالفت اور نکتہ چینی کے باوجود سندیش کھالی مظاہروں پر ترنمول کانگریس بی جے پی کی اچھی خراب کررہی ہے اور عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کررہی ہے کہ یہ پوری مہم مغربی بنگال کی ترنمول کانگریس کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔

ایک اور اسٹنگ آپریشن کا ویڈیو سندیش کھالی معاملہ پر سامنے آیا ہے جس میں کچھ عورتیں یہ دعویٰ کررہی ہیں کہ ان کو اس بات کے لیے مجبور کیا گیا کہ جنسی طور پر بدنام کرنے والے بیان پر زبردستی دستخط کریں۔ ترنمول کانگریس لگاتار ایسے ویڈیو جاری کررہی ہے کہ جس میں بی جے پی پر یہ الزام لگایا جارہا ہے کہ وہ سندیش کھالی کی عورتوں کی عزت کے ساتھ کھلواڑ کررہی ہے اور سیاسی فائدہ کے لیے ان کو استعمال کیا جارہا ہے۔ بی جے پی کا کہنا ہے کہ افسوسناک بات یہ ہے کہ اس ویڈیو کی حقیقت کی طرف کوئی بھی توجہ نہیں دے رہا ہے کہ وہ صحیح ہے یا غلط اور ریاستی سرکار صرف عوام میں اپنی اچھی درست کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ یہاں یہ بات بھی محوظ خاطر رہے کہ کلکتہ ہائی کورٹ میں جنسی طور پر پریشان کرنے کی شکایات کی سی بی آئی انکواری کرنے کے احکامات دیے ہیں اور سی بی آئی نے زمین کو زبردستی ہتھیانے اور رقم اینٹھنے کے الزامات کے بارے میں بھی تفتیش کرنے حکم دیا تھا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ احکامات مختلف مفاد عامہ کی عرضیوں پر فیصلہ کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے دیے تھے۔

□✣□